السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری بیٹی گھر سے سلائی کا کام سیکھنے جارہی تھی کہ راستہ میں چند لڑکوں نے اسے ٹھالیا اور نکاح فارم منگواکر زبردستی دستخط کروالئے جبکہ میں اپنی بیٹی کا ولی یعنی باپ اس صورت حال سے بے خبر ہوں اور میری اس میں رضامندی قطعاً نہیں ہے ۔ تو پھر فرمائیے کیا ایسا نکاح جو ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو شرعاً جائز ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں ۔ (سائل مختار احمد ولد برکت علی قوم راجپوت بھٹی ماڈل کالونی سٹریٹ نمبر ۲مکان نمبر ۱۲۵ے کراچی نمبر ۲۷)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال وبشرط صحت واقعہ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ صحت نکاح کے لئے ولی اقرب ومرشد کی اجازت شرعاً لازم ہے ۔ بغیر اجازت ولی اقرب پڑھا گیا نکاح قرآن حدیث کی نصوص صریحہ اور صحیحہ کے مطابق منعقد ہی نہیں ہوتا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

بَابُ مَنْ قَالَ : لاَنِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : { فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ } [البقرة : 232] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ : { وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا } [البقرة : 221] وَقَالَ : { وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ } [النور : 32] ((صحیح بخاری : ج ۲ص ۶۹،

"کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم اپنی بیویوں کو رجعی طلاق دواور وہ طلاق کی عدت پوری کرلیں تو بعد از عدت ان کو اپنے اگلے شوہروں کے ساتھ دوبارہ نکاح کرلینے کے سے مت روکو ۔ یہ حکم اپنے مضمون میں عام ہے لہٰذا بیوہ اور باکرہ دونوں کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے ۔ نیز فرمایا کہ نکاح نہ کرو تم اپنی عورتوں کا مشرکوں کے ساتھ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ۔ اور فرمایا کہ بیوہ اور مجرد مردوں کا نکاح کردیا کرو ۔ چونکہ ان تینوں آیات مقدسہ میں ولیوں کو خطاب کیا گیا ہے ، لہٰذا اس خطاب سے حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ دلیل پکڑتے ہیں کہ صحت نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری شرط ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ولیوں کو یوں خطاب منہ فرماتا ۔ پس قرآن مجید کی ان تینوں آیات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ ولی (والد اگر زندہ) کی اجازت کے بغیر پڑھا گیا نکاح باطل ہے ۔

(وعن أبي موسى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "لانكاح إلا بولى" (۲ : تحفة الاحوذى : ج ۲ص ۱۷۵ ، ۱۷۶ ورواء احمد وابوداؤدوابن حبان والحاكم وصححاه : فقه السنة ج ۲ص ۱۱۲))

"حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ» أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ) (أَبُو عَوَانَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ) قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ ، وَصَحَّحَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَغَيْرُهُ مِنْ الْحُفَّاظِ)) سبل السلام : ج ۳ص ۱۱۸

"ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شرعی ولی کے بغیر نکاح کرے گی تو اس کا یہ نکاح باطل ہے ، باطل ہے ، باطل ہے اور دخول کی صورت میں وہ مہر مثل کی مستحق ہو گی اگر متعدد ولیوں کا جھگڑا ہو تو حکمران ولی ہوگا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

پس ان آیات ثلاثہ اور احادیث مذکورہ صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت ہوا کہ صحت نکاح کے لئے ولی اقرب (والد) کی اجازت از بس ضروری ہے اور بدون اجازت ولی نکاح باطل ہے اور والد کی موجودگی میں کوئی دوسرا آدمی ولی نہیں بن سکتا ۔ لہٰذا بشرط صحت سوال یہ نکاح باطل ہے اور یہ صرف شرعی مسئلہ کا اظہار ہے ۔ عدالت مجازسے اس کی توثیق ضروری ہے اور عدالت مجاز ضابطہ کی کاروائی کی تکمیل کے بعد اپنی صوابدید اور اختیارات مفوضہ کی تنفیذ واصرار میں مختار ہے ۔ مفتی کسی قانونی جھمیلہ اور کاروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص705